

ہندوستان بھر میں اہل سنت جماعت کا واحد اخبار ہر ماہ میں ۱۲ تا ۱۵ تاریخوں کو اتر سے شائع ہوتا ہے

صواب و  
قواعد و

مَنْ رَدَّ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ

عام اصناف

(۱) اہل اسلام کو عموماً اور حقینوں کی خصوصاً حمایت کرنا۔

(۲) گورنمنٹ اور رعایا کے حقوق کی نگہداشت کرنا۔

(۳) اصلاح رسوم قبیحہ۔

شرح قیمت اخبار

(۴) دوسارے عظام سے سالانہ چندہ لیتے

(۵) عام غریبوں کو سالانہ لکھ ششماہی عمار

(۶) ممالک غیر سے سالانہ ۱۰-۱۵ شلنگ

(ایڈیٹر)

اخیر

الفقیہ

امرتسر

پنجاب

(ایڈیٹر)

جلد خط و کتابت بنام حکیم معراج الدین احمد نقشبندی پیر اخبار الفقیہ راعین بن ہونی چاہے

جلد ۱، مطبوعہ بیچ الثانی ۱۳۲۳ھ، نومبر ۱۹۰۲ء، نمبر ۳۱

فوری ہدایت

(سان العصر حضرت اکبر مرحوم اللہ آبادی) یہ جلوہ حق سبحان اللہ ہے جو ہدایت کیا کہنا جبریل بھی ہیں شہیدان کے یہ شان نبوہ کیا کہنا وہ کفر کی ظلمت دور ہوئی وہ محفل دین پر نور ہوئی یہ مہر ہدایت سبحان اللہ یہ صبح سادت کیا کہنا جن دل میں ہو پرتو گریں روش اس کی ہندی فصل علی جس سینے میں قرآن اترتا ہو اس سینے کی غلت کیا کہنا تسبیح سے دنیا گرج اٹھی تکبیر کا غل تا عرش کیا کہنا تاثیر ہدایت فصل علی یہ جوش عبادت کیا کہنا نغمہ ہے میرا دلکش اکبر مضمون تبرا کیگزہ و تر بلبل کے ترالے فصل علی بچوں کی نظر کیا کہنا

یاران طریقت کو مشرودہ اعلیٰ حضرت زبیر العزیز سید ولایت شاہ صاحب سنی مولراج ولد دادا کاشمیری اردو سکھ بھٹی بنگو صلیح گوہر ازالہ مسلمان ہوا۔ اور اسکا اسلامی نام عبدالرحمن رکھا گیا۔ (نامہ نگار)

قطعہ تاریخ

استدعاء ہے کہ علاقہ اعلیٰ حضرت حضور نظام حیدر آباد کو جن میں آج کل طاعون لہون کا زور ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ جیسے مخلوق خدا حیدر آباد کو عموماً اللہ ہمارے یاران طریقت کو خصوصاً اس بلا سے اللہ تبارک تعالیٰ محفوظ رکھے آمین (ایڈیٹر)

قبول اسلام بتاریخ ۱۱ اکتوبر ۱۳۲۳ء بمبئی حاجی پیر بخش لاہوری گجرات بہت جلد

مندرجہ ذیل قطعہ تاریخ وفات پیر بزرگوار جاکا یعنی حکیم محمد ابراہیم صاحب مرحوم و مغفور عالیجناب آج محمد علی احمد صاحب نے تاجہ نقاش امرتسر کے غایت فرمایا ہے جسے میں شکر ہے ساتھ دوح اخبار کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر) آہ چوں پرانے گلگشت باغ خلد و فوت عندلیب مدوح ابراہیم زیں دایر فتنا! خواجه پیر سال فوتش زار و گریاں از فلک گفت ماتفت باہمی خدا خلع دار البقا



# حجازی نجدیوں کا تسلط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفقیہ امیر اہل سنت والسلام علیکم وعلیٰ آئندہ برکاتہ۔

آپ نے ۱۲ ستمبر ۱۴۲۸ھ کے الفقیہ میں ایک نوٹ بعنوان "حجازی نجدیوں کا تسلط" لکھا تھا۔ اس میں آپ نے یہ دکھایا تھا کہ نجدیوں کا قبضہ حرمین شریفین پر بہ نسبت شریف حین کے زیادہ نامزدوں ہے۔

اس پر ایڈیٹر اہل سنت صاحب بہت بگڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کا بگڑنا ضروری ہے کیونکہ آخر میں ان کے روحانی پیشوا بانی فرقہ داعی کی ذریت اگر کامیاب ہوتی ہے تو اس کی خوشی اور کو ضرور حاصل ہے۔ تو پر ایک آواز جو اس کے خلاف ہوا نہیں ناگوار گذریگی۔

لیکن چند امور انہوں نے ایسے بھی لکھے ہیں جنہیں انہوں نے مسخرہ پن سے کام لیکر ایک ممتاز فرقہ کی تقلید کا حق ادا کیا ہے۔ جو قتال کے معزز لقب سے مشہور ہے۔ اس لئے مجھ ضرورت پڑی کہ میں ایڈیٹر صاحب کو خوف کی ہفوات و اہیات کی تقلید کے لئے قلم اٹھاؤں۔

ایڈیٹر صاحب کے سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے:-  
(۱) ایڈیٹر الفقیہ نے جو شریف حین کی بُرائی ظاہر کی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (یعنی ایڈیٹر الفقیہ) چکی لیڈروں اور خلافت کے رہنماؤں سے ڈرتا اور کانپتا ہے۔

(۲) اگر نجدی ملعونوں نے روضہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روضہ صحابہ کو منہدم کر دیا تو یہ حدیث کے حکم سے کیا اور فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ کی قبروں پر عمارت بنانا حرام ہے۔

(۳) اگرچہ نجدیوں کا قبضہ مکہ معظمہ پر ہو گیا۔ تو حنفی لوگ نماز کس طرف پڑھیں گے۔ بغداد موزون تھا مگر وہاں نجدیوں کے ہم مذہب حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز ہیں۔ اس لئے علی پور یا امیر شریف قبلہ بنانا چاہیئے۔ پہلے بڑے میں جو خلاصہ ہم نے ظاہر کیا ہے وہ اگرچہ احادیث کے مضمون میں مقدم نہیں لیکن چونکہ اس کا تعلق آپ کی ذات سے ہے۔ اس لئے آپ جانیں اور وہ اگر آپ نے چکی لیڈروں اور خلافت کے رہنماؤں

سے ڈرتے ہوئے اور کانپتے ہوئے لکھا ہے۔ تو آپ خود اس کا فیصلہ کریں۔

نمبر ۳۔ چونکہ تمام اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے مجھ حق ہے کہ بحیثیت ایک خادم اہل سنت ہونے کے اس پر کچھ لکھوں۔

نمبر ۲ جس خبر کی بنا پر آپ نے یہ لکھا ہو گا کہ نجدی شیاطین نے روضہ حضرت ابن عباس کو شہید کیا وہ خبر کا ایک جزو ہے۔ دوسرا جزو اس کا یہ ہے کہ طائف میں ان شیاطین نے تمام لوگوں کو تہ تیغ کیا۔ مگر کیا ہوشیار اور چالاک بنتا ہے کہ ایک حصہ کو تو مطابق حدیث بتاتا ہے۔ مگر دوسرے حصہ کو غلط سمجھتا ہے جو حمایت تو ادا نہ ہوا۔ جس طرح پہلے جزو کو مطابق حکم حدیث بتایا تھا۔ اسی طرح دوسرے جزو کے متعلق بھی کسی حدیث کا حکم لکھ دیا ہوتا۔ آخر احادیث میں سب کچھ ہی کوئی حدیث لکھ دی ہوتی جس سے نجدی گروہ کی سفاکی اور ظلم و ستم کا جواز نکلتا۔ انہوں نے حمایت بھی کی تو ادھر وہی اور نکلتی کی۔

اسی خیال سے یہ ثابت ہو گیا کہ روضہ مطہر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی حدیث کے حکم کے تحت شہید کیا جائیگا۔

ہندوستانی نجدیوں کی نگاہ میں سارے قرآن شریف میں سے صرف ایک لفظ شرک آتا ہے اور سارے احادیث کے ذخیرہ میں سے صرف لفظ بدعت۔

اور مکتب فقہیہ میں سے صرف وہ حکم انکو نظر آتا کہ جو کسی عالم کی رائے ہو اور وہابیوں کو پسند ہو۔ باقی تمام مضامین اور تمام روایات کے لئے ان کی آنکھیں بے زور ہیں۔ اس لئے یہ بچاؤ سے معذرت بھی ہیں۔

ایڈیٹر اہل حدیث کو لازم ہے کہ محض کسی ایک حدیث یا کسی کی رائے پر بھروسہ نہ کرے۔ مکتب کو اچھی طرح مطالعہ کرے۔ پھر اس کو معلوم ہو گا کہ قبروں کا منہدم کرنا تو درکنار قبروں پر بیٹھنا۔ چلنا۔ گھاس کا ٹٹا ٹکڑی لگا کر بیٹھنا سب کے سب ناجائز ہیں۔ کیونکہ اس میں صاحب قبر کی توہین ہے۔ کیا جس روایت پر آپ صبر کر بیٹھے ہیں۔ وہ اس روایت سے زیادہ مستبر ہے جس میں فی اور فی بیان کر کے دطی فی الدبر کا جواز ہے زیادہ سے زیادہ یہ روایت اسی روایت کی ہم رتبہ ہوگی کیامل کرنے کو تیار ہوگا

(نمبر ۱) یہ غلط ہے کہ محمد بن عبداللہ اب علیہ السلام اسکی ذریت حنبلی ہیں۔ ہمارے فقہائے کرام نے بھی ان کے دعوے کا ذکر کیا ہے۔ مگر ان الفاظ میں "یختلون انھم الحبالہ" یعنی وہ اپنے آپکو حنبلی بیان کرتے ہیں منجمل ہیں۔ انتقال کے معنی میں جھوٹ مرث کسی ذات کو اپنی طرف منسوب کرنا۔ رہا اب بھی نجدی شیاطین کا اپنے لئے لقب حنبلی بتانا یہ محض انکی بے ایمانی اور کذب بیانی ہے ہمارا خیال ہے کہ ایڈیٹر اہل حدیث انتقال کے معنی نہیں جانتا اور شاید اگر جانتا ہو تو یقین نہ کر گیا۔ کیونکہ دہلی تو اپنی رائے کے خلاف خدا اور رسول کے قول کا اعتبار نہیں کرتے تو ہمارا یا نقباء کا کیوں اعتبار کر لے لگے۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہم اسی کے ایک بڑے مقتدا میاں صدیق حسن بھوبالی سے کہلوائے دیتے ہیں۔ سنئے وہ کیا کہتا ہے۔

"امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر کرنے کے بعد کہتا ہے کہ:-

"ان کے مقلد اگرچہ حنابلہ کہلاتے ہیں۔ لیکن اصل میں بنیاد ان کے مذہب کی اتباع سنت پر ہے۔ جو لوگ خالص متبع ہیں وہ آپکو ہرگز حنبلی نہیں کہتے کہلاتے" (کشف المصفا)

۱) حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کا حنبلی ہونا فضیلت ہے کہ ایڈیٹر صاحب اہل حدیث نے ایک ضرورت استہزاء کے لئے اس مضمون میں حضرت پیر قدس سرہ کو حنبلی یعنی مقلد حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ایک دفعہ وہ ساری قابلیت آئی ہے خرچ کر چکے ہیں۔ کہ حضرت پیران پیر قدس سرہ العزیز کسی کے مقلد نہ تھے۔ اور ایسے قابل بزرگ مقلد نہیں ہو سکتے۔ باوجودیکہ بہت سمجھا یا گیا۔ کہ غنیۃ الطالبین میں وہ خود اپنے حنبلی ہونے کا اقرار ان لفظوں میں فرماتے ہیں کہ:-

قال الامام ابو عبد اللہ  
احمد بن محمد بن حنبل  
الشیبانی (رحمہ اللہ واکانتا کرے اللہ تعالیٰ ان پر اور  
علی مذہبہ اصلاً  
فرا عدا حشرانی زمرد  
(غنیۃ مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۱۷۸)  
ہم کو ان کے زمرہ میں



مگر مثل مشہور ہے کہ کلا آن بشد کہ اقرار کنند اپنی  
خود پناہ ہے۔ ممکن ہے کہ آئندہ پھر کبھی یہ بحث  
بڑھے تو پھر ایڈیٹر صاحب یہی راگ الاپیں کہ حضرات  
ہر ان پر قدس سرہ العزیز مآذ اللہ غیر مقلد تھے۔ مگر  
ان کو اپنا یہ مضمون یاد رکھنا چاہیے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ  
انکے یہ کچھ پر مجبور ہوں کہ دروغ گو را حافظہ نباشد  
کے صحیح مصداق یہی بزرگ ہیں۔

نجد کے وہابی اگر بوقت ضرورت جھوٹ موٹ اپنے  
پکو مذہب جنابی سے منسوب کرتے ہیں۔ تو ان کا یہ  
تحال و تبدیلی ہے۔ جیسا کہ ہندوستان کے نجدی وہابی  
اپنے آپ کو اہل سنت کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ مرقاۃ  
در جھوٹ ہے۔ تمام اہل سنت و جماعت کا اس پر اتفاق  
ہے کہ اہل سنت محدود ہیں چاروں گروہوں میں حنفی۔  
شافعی۔ مالکی اور جنابی اور جو شخص ان چاروں سے علیحدہ  
ہے وہ قطعی جہنمی اور بدعتی ہے۔

یہ امر کہ اگر مکہ معظمہ پر نجدی بے دینوں کا قبضہ ہو گیا  
حنفی نماز کس طرف منہ کر کے پڑھیں گے۔ نجدی شیاطین  
کا قبضہ مکہ معظمہ پر ہو گیا اور یہ امر خدا کے اہل میں ہے مگر  
راہ مذہب حکم دیتا ہے کہ مکہ معظمہ خواہ کسی کے قبضہ میں  
ہو نماز میں کعبۃ اللہ کی طرف ہی منہ کرنا ہے۔ کعبۃ اللہ  
لے لئے کسی حاکم یا قابض کی شرط نہیں۔ اس لئے  
م سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس سے  
ایک راز کا اکتشاف ہو گیا۔ وہ یہ ہے کہ انگلک نجدی  
وہابی ضرور نجد کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہونگے۔  
وہ دل میں ضرور یہ نیت کرتے ہونگے۔ متوجہاً الی جہۃ النجد  
لے لئے منہ کیا طرف نجد شریف کے۔ کیونکہ المرء  
قلیب علی نفسه ایک مسلہ قاعدہ ہے۔ ایڈیٹر المحدث  
نے مسل زوں کو بھی اپنے اوپر قیاس کر لیا ہے۔ مگر  
رازا بتک شاید اس لئے نہ کھل سکا کہ خطہ طویل  
دکے اعتبار سے سمت کعبہ اور سمت نجد ایک ہی ہے  
بچو کہ نجدی شیاطین کا قبضہ کعبۃ اللہ پر ہے۔  
بنا امید ہے کہ ہندوستان کے وہابی بھی کعبۃ اللہ  
کی طرف منہ کرنے کی نیت کریں گے۔ مگر اس موقع پر  
ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں ہندوستان کے علماء نجدیہ وہابیہ  
اگر سابقہ عادت کے مطابق ایڈیٹر صاحب المحدث  
ب بھی نیت یہ کریں کہ متوجہاً الی جہۃ النجد کیونکہ

العادۃ لا ترد الی الموت۔ تو کیا ایسی صورت میں انکی  
نماز جائز ہوگی یا فاسد یا باطل۔ خصوصاً ایسی حالت میں  
جبکہ کعبۃ اللہ ان کے مقتدا کی ذریت قابض ہے؟  
بینوا و تہجدوا

کسی زمین یا ملک کو کسی کے قبضے سے نکال لینا  
اور کسی کے قبضہ میں دیدینا یہ خدا نے ذوالجلال کا کام  
ہے۔ تمام اسلامی سلطنتیں اس وقت اپنا نام باقی  
چھوڑ سے ہوئے ہیں اور ان کے ممالک آج غیر مسلموں  
کے قبضہ میں ہیں۔ کوئی نہیں جو بارگاہ الہی میں دم  
مار سکے۔ لیکن ہر مسلمان کے دل میں اس کا رنج ضرور  
ہوتا ہے۔ کہ ان کا ملک غیر کے قبضہ میں ہے۔

ترکوں سے خدا نے حرمین شریفین کی خدمت  
کا کام چھین لیا۔ اسکا رنج تمام دنیا کے مسلمانوں کو تھا۔  
اس انقلاب کا باعث شریف حسین ہوا۔ خدا نے  
اس کو دشمنان اسلام کے ہاتھوں سے مراد لودھی۔  
مگر ایک سچا مسلمان بشر لیکن محض اس تعصب کے  
شریف حسین کی عداوت اس کو ہر ایک دشمن شریف  
کے ساتھ محبت کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ نجدیوں کی تعریف  
پر مجبور نہ ہو۔ نجدیوں کے قبضہ کو استعمار کی نظر  
سے نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ۔

(۱) شریف حسین چند سال  
سے ترکوں کا مخالف اور  
عیسائیوں کا معادون بنا۔  
(۲) شریف حسین چند  
سالوں سے برطانیہ کا  
وظیفہ خوار تھا

(۳) مگر نجدی قریباً ایک صدی  
سے سلطنت اسلامیہ کے  
سمت مخالف دشمن تھے  
(۴) نجدی مذہب دراز سے  
برطانیہ کے نمکخوار رہے  
اور پانچزار پونڈ ہزار  
روپے ہزار روپیہ) اسی غرض  
سے لیتے رہے کہ ترکوں  
کو زک پہنچانے کے سبب  
پیدا کریں۔

(۵) شریف حسین نے دیکھا کہ  
اب ترکوں کیلئے حرمین  
شریفین کا کوئی راستہ  
نہیں سٹو نجدیوں کو تک  
کھلا نہ ترک کر دیا۔  
(۶) نجدی قریباً ایک صدی  
سے ترکوں کی سلطنت اسلامیہ  
کے باغی ہیں۔

(۷) شریف حسین چند سالوں  
سے ترکوں کا باغی ہے۔

ان حالات کو دیکھ کر ایڈیٹر المحدث اپنے ہی ہر بیان  
سے کہہ دے کہ شریف حسین زیادہ شہنشاہ تھا یا نجدی  
شیاطین زیادہ دشمن تھے۔

بلکہ ہر ایک ایسا نذاریہ ماننے پر مجبور ہے کہ سلطنت  
اسلامیہ عثمانیہ سے بغاوت اور عداوت کے معاملہ میں  
نجدی زیادہ مجرم ہیں۔ اور اب شریف نے جو کچھ کیا  
تھا۔ وہ صرف اپنے نفس کے واسطے۔ مگر نجدی جو کچھ  
کرنے کے عادی ہیں وہ سچے مسلمانوں کے دلوں میں  
زخم پیدا کریں گے اور خون کے آنسو رلائیں گے۔  
ہمیں اس بات کا بھی بے حد رنج تھا کہ شریف  
حسین نے حاجیوں کی تباہی اور ہزاروں حاجیوں کے  
خون کا سامان پیدا کیا۔ مگر اب جو حاجی مدینہ طیبہ سے  
واپس ہو کر آئے ہیں۔ ان کے بیان سے ظاہر ہوتا  
ہے کہ اونٹ کرایہ پر دینے والے بدوؤں کو بھی نجدیوں  
کے جاسوسوں نے آگیا کہ حاجیوں کو راستہ میں  
چھوڑ دو۔ تاکہ حاجی بے آب و دانہ تریں اور دنیا خون  
شریف حسین کی مخالف ہے۔ الزام اس کے سر قہق  
جائیگا۔ اسپر بھی جو حاجی اس تکلیف سے واپس  
آئے انکو کرایہ وصول شدہ واپس دیدیا گیا۔ چنانچہ  
مولانا مولوی حکیم احمد علی صاحب قصوری اس بات کا  
اقرار کرتے ہیں کہ کرایہ بھی واپس ملا۔ اور شریف  
نے دہجوئی اور خاطر عداوت بھی کی۔

ممکن ہے کہ ایس اصلیت کو ہندوستان کے  
سیاسی اخبارات محض شریف کی عداوت کے سبب  
دبا دیں۔ اور شائع نہ ہونے دیں۔ لیکن اصلیت آخر  
ظاہر ہو کے رہیگی۔

ایڈیٹر صاحب المحدث کو بغاوت بچانے کی ضرورت  
نہیں اگر مکہ معظمہ پر نجدی بے دینوں کا قبضہ ہو گیا  
تو ہونے دو۔ ارعن شام جس کی نسبت زبور میں  
وعدہ ہے کہ وہ صالحین کی وراثت میں ہے۔ اور  
زبور کا حوالہ قرآن شریف میں پیش کر کے مالک الملک  
فرماتا ہے:-

و لقتل کتبنا فی الزبور  
من بعد الذکر ان الارض  
یرثها عبادی الصالحون۔ زمین شام میرے نیک  
بندوں کی میراث ہوگی

عیسائی اور یہودی بھی اس حقیقت سے انکار نہیں



کر سکتے۔ کیونکہ یسوع مسیح کی کتاب میں لکھا ہے کہ:-  
 "جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے  
 اے یروشلم مقدس شہر اپنا سجدہ لباس  
 اوڑھ لے۔ کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا  
 ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہوگا"

(یسعیاہ باب ۲۵-۲۶ آیت ۱)

اسی یسوع مسیح کی کتاب میں الہامی پیشگوئیوں سے  
 پہلے خدا کا وعدہ ان الفاظ میں ہے:-

"رب الانوار قسم کھا کے فرماتا ہے کہ  
 یقیناً جیسا میں نے چاہا ہے ایسا ہی ہو جائیگا  
 اور جیسا میں نے ارادہ کیا ہے ایسا ہی واقعہ  
 ہوگا"

(یسعیاہ باب ۱۴-۱۵ آیت ۱۴)

باوجود ان وعدوں کے آج ہم دیکھتے ہیں کہ یروشلم  
 مقدس شہر (بیت المقدس) نامختونوں کے قبضہ  
 میں ہے۔ عیسائی لوگ اگر ایڈیٹریل حدیث کی طرح  
 اگر کوئی تاویل کرنا چاہتے ہیں۔ تو نہیں کر سکتے۔

ایڈیٹریل حدیث نے میریپور میں بدوران  
 مناظرہ آیت قرآنی کا مطلب یہ بنایا تھا کہ ارض  
 سے مراد جنت کی زمین ہے۔ اور صلح سے مراد  
 جنگی قابلیت رکھنے والا ہے۔ تو معنی آیت شریفہ  
 کا یہ ہوا کہ جنت کے وارث جنگی قابلیت رکھنے والے  
 ہیں۔ اگرچہ اس تاویل سے ہندوستان بھر کے  
 سارے دہائی جہنمی بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں  
 جنگی قابلیت نہیں تو وہ جنت کے وارث کیونکر  
 ہوں گے لیکن عیسائی کو ٹی تاویل نہیں کر سکتے۔

کیونکہ یسوع مسیح کے صحیفہ میں مخاطب شہر یروشلم ہے  
 یہاں جنت کی زمین نہیں بن سکتی۔ اگر صرف ناپاک  
 لوگوں کی مخالفت ہوتی۔ تو البتہ عیسائی کہہ سکتے تھے  
 کہ تم ناپاک ہو۔ جو نکالے گئے۔ ہم چونکہ قابض ہو گئے  
 ہیں۔ اس لئے ثابت ہوا کہ ہم ہی پاک ہیں۔ مگر یہ

تاویل لفظ نامختون بننے نہیں دیتا۔ علاوہ برآں اگر  
 ہم ناپاک تھے تو تیرہ صدیاں کامل ہم اس کے وارث  
 کیوں رہے؟

ہمارا ایمان اور اعتقاد ہے کہ یہ قبضہ یروشلم اور یروشلم  
 کا صرف جماعت اسلامیہ کو بیدار کرنے کے واسطے ہے۔  
 غیر صالح لوگ ہمیشہ اس پر قابض نہیں رہ سکتے۔ اور خدا  
 نے چاہا۔ تو سلطنت ترکیہ پھر ان ممالک پر قابض ہوگی

اور نجدی باغیوں کو چھٹی کا دودھ یا دکر ادیگی یا شہر تھانہ  
 بالآخر ہم ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو یہ شہر سنا کر  
 رخصت ہوتے ہیں ۵

من آنچو شرط بلاغت باتو میگفتم  
 تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال  
 وما علینا الا البلاغ

(واقعہ خاک ر غلام احمد انگریزی غنہ امرتسری)  
 الفقہ میر خیاں تبا کہ الہدیت کی یہ ہودہ تحریک کے  
 جواب پر قلم نہ اٹھایا جائے۔ لیکن چونکہ مگر می مولانا  
 مولوی غلام احمد صاحب انگریز اسلام امرتسری  
 نے اس کے جواب پر قلم اٹھایا ہے۔ اور مجبور حوالہ  
 ملکی لیڈروں اور رہنماؤں خلافت سے ڈرنے اور  
 کانپنے کا لگایا تھا۔ اس کو میرے متعلق رکھا۔ اس لئے  
 میں بھی جواباً کچھ عرض کر دیتا ہوں۔

مولانا ایڈیٹر صاحب الہدیت یا درکھیں کہ میں  
 خدا کے فضل و کرم سے سوائے ذات باری تعالیٰ  
 کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ میرے نزدیک ڈر کر یا کچھ  
 کر اپنے ضمیر کے خلاف آواز بلند کرنا یا اپنی شہرت  
 اور لیڈری یا مالی فائدے کے لئے مہانت کرنا اول  
 درجہ کی بے ایمانی ہے۔ میں اس کے مرکب کی ایمان  
 اور منافق سمجھتا ہوں۔

میرے اخبار کا فائل اس کی شہادت میں  
 کافی ہے۔ کہ میں نے ملکی لیڈروں اور رہنماؤں خلافت  
 کے طرز عمل کی جو میرے ضمیر کے خلاف ہو کبھی پردہ  
 کی یا اور ایسے مضامین میرے اخبار میں نکل چکے ہیں  
 جو ان بزرگوں کے خلاف تھے۔ اور اکثر لوگ جو  
 تحریکات جدید سے متاثر ہو چکے تھے میرے مخالف  
 ہو گئے اور اخبار کی خریداری ترک کر دی۔ مگر میں نے  
 کبھی ایسا نہیں کیا کہ اخبار کی اشاعت بڑھانے کیلئے  
 مہانت کرتا۔

اگر ایڈیٹر صاحب اہل حدیث کو ایسے لوگوں کا  
 پتہ لگانا منظور ہے جو محض شہرت حاصل کرنے  
 اور لیڈر بننے اور ہر دیکھ کا چھپ بننے کے لئے مہانت  
 کے عادی ہیں تو ہم ان کو بتا دیتے ہیں کہ ایسے لوگ  
 وہ ہوتے ہیں جو ترک موالات میں ترک موالات۔  
 اسپر گونڈ کے حقیقی و فادار۔ دہلی میں اپنی صدارت  
 سے مولیٰ نافرمانی کا رد و یوشن پاس کراتے ہیں اور

اپنے شہر میں آکر یہ غدر کر دیتے ہیں کہ میں ضعیف اور  
 کمزور ہوں۔ جیل خانہ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا  
 اس لئے میں مولیٰ نافرمانی کی قرارداد پر دستخط نہیں  
 کر سکتا۔ نہ عامل ہو سکتا ہوں۔ ان سے کہا جاتا ہے  
 کہ آپ کا صاحبزادہ ماشاء اللہ جوان اور قوی ہے اسکو  
 شامل ہونے دیجئے۔ تودہ جواب دیتے ہیں کہ میرا بیٹا  
 اپنی والدہ کو بید پیار ہی کہتا ہے وہ کسی تحریک میں عملی  
 طور پر شامل نہیں ہوتا۔ گو اس کا اور میرا ذاتی خیال  
 بھی ہے کہ تحریک صحیح ہے۔ گویا اس کے معنی یہ ہوئے  
 کہ مولانا محمد علی مولانا شوکت علی اپنی والدہ کو اتنے  
 پیارے نہیں جتنے کہ ان کے صاحبزادہ صاحب اپنی  
 والدہ کو پیارے ہیں۔

ایسے لوگ وہ حضرات ہیں جو زمانہ تحریک خلافت  
 جلسوں کے پرز پڈنٹ بننے کے خلافت کے شیخ  
 پر ایک اچھے اور قابل ایکٹر کی طرح روحانی صورت  
 بنا کر رونے کے لہجے میں یہ کہا کرتے تھے۔  
 دوستو! جب خلافت ہی نہیں تو صدارت کی  
 غرض کہ اعلیٰ درجہ کی قابلیت سے پارٹ کرتے تھے  
 مگر جب ترکوں نے اپنی سلطنت کو خلافت کے بوجھ  
 سے سبکدوش کر کے خاندان عثمانیہ کو جلا وطن کر دیا  
 تو یہی بزرگ یہ کہنے لگے۔ کہ خلافت کو ٹی چیز نہیں  
 مولانا! ایسے بزرگوں کا پتہ لگا کر آپ انہیں  
 ڈرنے اور کانپنے کا الزام دیا کریں۔ مجھ غریب  
 پر ناحق نزلہ نہ گرائیں۔ فقط ۵

## تصحیح الاغلاط

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفقہ زاد محمد کمالیہ علیکم  
 میرے معزوں معذرت مرزا میوں کا بدترین دشمن یا  
 بہترین دوست؟ مندرجہ اخبار الفقہ ایک پرزین الاول  
 سلسلہ ۱۵۰ میں بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں۔ یہ تو  
 کاتب مولانا غلطیاں کیا ہی کرتے ہیں مگر اس معزوں  
 میں ایسی بعض غلطیاں ہیں جن سے مطلب ہی منہ  
 ہو گیا۔ اس لئے براہ کرم یہ صحت نامہ درج اخبار  
 فرا کر معزوں فرمادیں تاکہ فائل رکھنے والے حضرات  
 درست کر لیں۔ اور آئندہ براہ عنایت خاص ہتمام سے



لیا کریں۔

کالم نمبر	فصل	صفحہ
۳	لطیف کی بات	۲۲
۴	عبادت تھم	۲۵
۱	تفسیر الرحمن	۱۶
۲	شم انداد و	۸
۳	قرآن شریف میں	۱۹
۴	بعض جرائم	۲۷
۵	فاجلا و	۲۵
۶	ماتہ	۲۹
۱	دلائل الزنا	۲۶
۲	کے	۹
۳	خود	۱
۱	بحث	۹
۲	صحیح	۲
۳	کامل قرآن	۲۵
۴	دوسرا	۲۸

حضرت والد ماجد مرحوم معفور کی وفات  
تفصیل کے بعد چند ایام مجھے آنا موقع نہ ملا  
مقابلہ کر لیا جاتا۔ یہ مضمون بلا مقابلہ درج اجازت  
گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس کا خیال رکھا  
مے گا۔

## مرزائی لغویات

(۱) شاتان تذبحان  
(۲) تین بکرے ذبح کئے جائینگے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرزا صاحب یوں ہی  
ڈٹ پٹانگ الہام گھڑ لیا کرتے تھے اور جس موقع  
مناسب سمجھتے تھے کسی الہام کو چسپاں کر دیتے  
تھے۔ شاید یہ خیال صحیح ہو مگر ہم اس کو ماننے کے لئو  
یار نہیں۔ بلکہ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب بڑے

ہوشیار اور جالاک تھے۔ وہ ایک منصوبہ اپنے دل  
میں بندھتے تھے۔ خواہ اس کا اظہار برسوں کے بعد  
ہو نیوالا ہو فوراً اس منصوبے کے مطابق الہام  
گھڑ لیتے تھے مثلاً انہوں نے دعویٰ نبوت کا منصوبہ  
باندھا۔ اور اس وقت باندھا جبکہ براہین احمدیہ لکھنی  
کا ارادہ کیا۔ تو اکثر ایسے الہام گھڑ کر اس میں درج  
کر دیے۔ جو دعویٰ نبوت کا بنیادی پتھر بن گئے۔  
انکو موت نے مہلت نہ دی ورنہ بعض ایسے الہام کو جتنا  
مطلب وہ اپنی بیان کے مطابق (دھجھوٹ) سمجھنے کے ضرور کسی  
پر چسپان کر دیتے جسکا منصوبہ انہوں نے الہام گھڑنے سے  
پیشتر قائم کر لیا تھا۔ مثلاً الہام دینا عیاج  
(ہمارا خدا باقی دانت کلبے)  
وہ یقیناً بجائے لا الہ الا اللہ محمد رسول  
اللہ کے اپنا کلمہ لا الہ الا اللہ احمد جبرئیل  
اللہ تجویز کرتے۔ اس کی بنیاد وہ رکھ چکے تھے  
مگر بڑا ہوموت کا جس نے ان کو اتنی مہلت نہ دی  
جس سے ان کی امت کو جرأت باقی رہ گئی کہ زبیرستی  
اپنے آپ کو مسلمان بناتے رہیں۔

تیم نے جن دو الہاموں کو ابتلائے مضمون میں  
نقل کیا ہے۔ اس مضمون میں ان کے متعلق کچھ  
لکھنے کی ضرورت پڑی۔  
پہلا الہام "شاتان تذبحان" مرزا صاحب کا  
پرانا اور ابتدائی گھڑے ہوئے الہاموں سے ہے  
اس الہام کے معنی ہیں "دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔"  
اور دوسرا الہام یعنی "تین بکرے ذبح کئے جائیں گے"  
جنوری ۱۳۸۷ء کا گھڑا ہوا ہے۔ درپور آف دیلینز  
جلد ۵ ص ۷۷

پہلے الہام کے منصوبہ میں ہمیں معلوم ہوتا  
ہے کہ مرزا صاحب کا منتر پٹلا پڑ گیا۔ کیونکہ پہلے  
انہوں نے یہ کہا کہ احمد بیگ اور داماد احمد بیگ  
کے متعلق یہ الہام ہے۔ وہ دونوں مرزا صاحب  
کی پیشگوئی کے مطابق مرجائیں گے۔ مرزا صاحب  
نے داماد احمد بیگ پر رعب ڈالنے میں بڑی جلدی  
کی۔ اس خیال سے کہ خائف ہو کر وہ خود ہی محمدی  
بیگ کو طلاق دیدیے تو کام بن جائے گا مگر عقلمند  
نے یہ نہ سوچا کہ اگر ایسا ہوا تو الہام جھوٹا ہو جائیگا  
اور دوسری بکری (داماد احمد بیگ) ذبح ہو لے

سے بچ جائیگی۔  
مگر جب مدت گزر گئی۔ داماد احمد بیگ فوت ہوا  
تو ان کو فکر لاحق ہو گیا۔ کہ اب مخالفین کے سامنے  
کیا منہ لیکر آؤں گا۔  
آمن کے بعد کابل میں عبداللطیف نامی اور اسکا  
ساتھی بھرم ارتداد و مرزائیت قتل ہوئے تو اس  
الہام کے سخت جاگے۔ اور حجت کہہ دیا کہ اس الہام  
میں انہیں دو بکرہ ہوں گے ذبح ہو لے گی خبر  
دی گئی تھی۔

آب جو اشرا من ہوا کہ بکریاں تو دہی ذبح ہوئی  
تھیں تو اب مرزائیوں کو کیا حق ہے کہ نعمت اللہ  
مرزائی کو دوسری بکری بنایا جائے۔ یہ اعتراض  
اس لئے پیدا ہوا کہ ایک مرزائی نے اخبار الفضل  
میں ایک نظم چھپوائی۔ جس میں کا ایک شعر یہ ہے کہ

دھی حق در بارہ شاتان گفتہ تذبحان  
ثانی عبداللطیف دگو سفندے دیگری  
یہ کہنا کہ عبداللطیف پہلی بکری تھی اور نعمت اللہ  
دوسری بکری صراحتاً مرزا صاحب کو ٹھٹھاتا ہے۔  
جبکہ وہ خود دونوں بکریوں کا پہلے کام تمام کر چکے  
ہیں۔ اس پر میاں اکل آف گو لیکے لئے بڑی  
بہادری دکھائی۔ اور دوسرے الہام کا اخبار بد  
سے حوالہ دیدیا کہ "تین بکرے ذبح کئے جائیں گے"  
مگر یہ نہ سوچا کہ یہ تو بدرجہ اتم مرزا صاحب کی  
تکذیب ہے۔ بلکہ وہ ذیل :-

(۱) دونوں الہام اپنی نوعیت کے لحاظ سے دو  
مختلف حیثیتیں رکھتے ہیں۔ شاتان تذبحان  
میں دو بکریاں (مؤنث) ہیں۔ اور تین بکرے  
ذکر ہیں۔ یہ اختلاف ثابت کرتا ہے کہ ذبح  
ہونیوالوں میں پہلا الہام دو غور توں کو قرار دیتا ہے  
اور دوسرا تین مردوں کو۔

(۲) اگر تین بکروں سے تین مرد عبداللطیف  
عبدالرحمن اور نعمت اللہ مراد لئے جائیں۔ تو  
ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے صرف ایک دفعہ  
ہی اس کے مفہوم کے حاصل کرنے میں غلطی نہیں  
کی۔ کہ احمد بیگ داماد احمد بیگ پر یہ الہام چسپان  
کیا۔ بلکہ دوسری دفعہ پھر اس غلطی کے مرتکب ہوئی



کہ ان سے مراد عبداللطیف عبدالرحمن لی۔

(۳) جنوری ۱۳۳۷ھ سے پہلے عبداللطیف عبدالرحمن قتل ہو چکے تھے۔ اور اس وقت یہ کہنا کہ تین بکرے ذبح کئے جائیں گے پہلے دو بکریوں کو شامل نہیں رہنے دیتا۔ بلکہ اس کا اقتضا یہ ہے کہ نعمت اللہ ابھی چلا بکرا ہے۔ جو تین میں کرنا سنگسار ہو گیا۔

(۴) ذبح کرنے کے صحیح معنی یہ ہیں کہ گلا کاٹا جائے۔ لفظ ذبح اسی پر بولا جاتا ہے جس کی گردن کاٹی جائے اور جو کسی دوسری صورت سے مارا جائے اسے ذبح نہیں کہتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں الہاموں کو تینوں مرزائی مرتدوں سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ پہلے توپ سے ڈرائے گئے اور تیسرا سنگسار کیا گیا۔ ہمارے خیال میں مرزا صاحب نے بھی الہام کے مفہوم کے بیان کرنے میں دو دفعہ غلطی کی۔ اور اب مرزائی جماعت بھی سخت غلطی میں مبتلا ہے۔ ان کو مرزا صاحب کی طرح جلدی نہیں کرنی چاہئے تھی بلکہ اس وقت تک انتظار کرنا چاہیے تھا جب تک کہ اور دو بکرے دہاں ذبح ہو جائیں۔

اجنا والفضل راوی ہے کہ چودہری طغوز اللہ خاں صاحب بولسی پور کے بعد کابل جائیں گے بہتر تو یہ ہوتا کہ خود خلیفہ المسیح مدد ایک آدمی کے خواہ وہ چودہری صاحب ہی ہوں کابل جاتے۔ اور چونکہ چودہری صاحب کا ارادہ درود کابل کا محض اسی عرض سے کہ نعمت اللہ کی جادوی کردہ سنت تترائی پر عامل ہوں۔ اگر ان کی مراد پوری ہو گئی تو تین بکرے ہو جائیں گے اور مرزائیوں کو یہ موقع مل جائیگا کہ دیکھو مرزا صاحب کا الہام سچا ہو گیا۔ تین بکرے ذبح ہو گئے۔ مگر خوف ہے کہ اگر وہ بار کابل کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ جدید بکرے اس غرض سے آئے ہیں ایک مدعی نبوت کا ذبح کا الہام پورا ہو تو شاید وہ ان جدید دو بکریوں کو ذبح ہی نہ کریں۔ بلکہ دونوں کو بیک بینی و دو گوش اپنے حلقہ سلطنت سے نکال دیں۔ تو پھر مرزائیوں کو مشکل پیش آئے گی۔ کہ الہام کی طرح سے سچا ہو۔

نیکوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ عبداللطیف اور عبدالرحمن کو مرزا صاحب نے اپنے گھر سے ہونے الہام میں بکریاں کیوں بنایا جبکہ وہ بکرے تھے اور نعمت اللہ

اور اس کے بعد جانیا والے دو بکریوں کو مذکر کیوں رکھا جبکہ وہ پہلے ہی مردہ مرد تھے۔ مرزائی الہامات کے حقائق و معارف تو ان کو بخوبی معلوم ہوں گے۔ دیکھیں مرزائی دوست کیا وجہ بتاتے ہیں؟ (راقم خاکسار غلام احمد انکرا لٹری)

## درجہ کے نامہ کی غلطیانی کا ازالہ !

۱۔ اکتوبر ۱۳۳۷ھ کے درجہ میں حضرت قبلہ جامع العلوم مولانا مولوی سید محمد شاہ صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل سیالکوٹی کے متعلق کسی شیعہ متصدد نے لکھا ہے کہ میاں محمد شاہ موضع باجرہ ضلع سیالکوٹ میں مشہور اور بچہ ٹوڑا دنا آئے۔  
الحمد للہ کہ شیعہ بیوی نے اپنی بے بضاعتی کے وقت بھی اپنے میاں سخی کو فراموش تو نہیں کیا۔ وہ بھی حجاب میں مگر شیعہ بیوی گوش ہوش سے یاد رکھے کہ بقول شاعر سے  
حجاب تو نور و سماں پرور شہر منی ماند  
یہ حجاب تاکے۔

مولوی صاحب سنئے! نفس الامر میں قصہ یوں ہے کہ حضرت قبلہ مولانا مولوی فاضل نبیل ادیب کامل سید محمد شاہ صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل موضع باجرہ ضلع سیالکوٹ میں باسند کا اہل اسلام تشریف لے گئے۔ اور عقائد مذہب میں کابل و جہان حسن عقلی و نقلی دلائل سے آشکاف فرمایا۔ اور اپنی ہر بات کی تصدیق میں قرآن و حدیث نبوی پیش کی۔ چنانچہ شیعہ اصحاب میں سے ایک سرکردہ نے تقریر کے ختم ہونے کے بعد بلا کسی قسم کے تامل کے صاحب موصوف کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضرت شاہ صاحب نے جو کچھ قرآن اور حدیث کے دلائل بیان فرمائے ہیں وہ بالکل صحیح ہیں۔ مگر کیا کیا جائے ہمارے علماء اس کے خلاف کہتے ہیں بنا بریں ہم مشکوک الایمان ہوئے۔ بہتر یہ کہ ہم اپنے مناظرین کو دعوت دیں اور مناظرہ

ہو۔ ممکن ہے کہ ہمارے مشکوک رفیع ہو جاویں اور صراط مستقیم اختیار کر لیں۔ چنانچہ شیعہ اصحاب نے تحریری چیلنج بھی دیدیا۔ جبکہ جواب باقاعدہ دیا گیا۔ بعد ازاں یکے بعد دیگرے ان کے مناظرین کی طلبی کے متعلق چند ایک تحریریں ارسال کی گئیں مگر کوئی صاحب بھی اپنی حقیقت مخربہ کو تدبیراً کہتے ہوئے پیش نہ ہوئے اور نہ ہو گئے۔ و انکنتم فی ریب مما نزلنا علیکم فاتوا بمنابرکم ولا یخفی ان الاحناف لا یخافون من المناظرۃ ولیوا بنزلہم بل ناخلون و صنادیون حربۃ الدلائل العقلیۃ و النقلیۃ علی کل کل مبادل و شارہ دون کل مشارکہ (نامہ نگار)

## لعنة الله علی الکاذبین ق حقیقی ساس کیساتھ نکاح کرنا بائنا اہل سنت و جماعت حرام ہے جو اسکو جائز قرار دیتا ہے وہ کافر ہے

اگر وہابی نجدی بھائی استغنا مسئلہ مذکورہ میں حقیقی ساس ثابت کر دیں تو بجائے یکصد روپیہ انعام کے دو سو روپیہ انعام حاصل کریں۔ ہم اس بہتان کو گورہ شتر سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے۔ کیونکہ حضور نے منقری کو خارج از اُمت قرار دیدیا ہے۔

نوٹ:- اگر غیر مقلد وہابیہ نجدیہ فرقہ اپنے پیشواؤ کی کتابوں سے اپنے آپکو مسلمان ہونا ثابت کر دیں۔ تو پچاس روپیہ انعام حاصل کریں۔ اور میدان میں آکر باشرائط و باضابطہ سرکاری تاریخ معین کر کے خادم شریعت کے ساتھ مناظرہ کر لیں۔

یہ چیلنج خاکسار مولوی محمد الدین صاحب وزیر آبادی اور امام خان سوہروردی کو دیا گیا ہے اور عام طور پر تمام فرقہ نجدیہ وہابیہ سنیہ شیعہ کے لئے ہے۔  
المستہزئہ  
خادم شریعت محمد زکی الدین۔ محلہ لکڑہ منڈی وزیر آباد







(۱) رسالہ ریویو آن ریجنسز کی جلد ۱۱ نمبر ۹  
بابت ۱۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کے صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے کہ  
مرزا صاحب کی عمر ۸۳ سال ہوئی ہے۔  
عاجز حبیب اللہ کلرک نہراپوری دوا  
امرتہ

## اخبار نارنگی

اخبار زمیندار لاہور حضرت مخدوم العصر فاضل اجل  
عالم اکل مولانا مولوی مفتی حاجی یوسفی سید محمد دیدار علی  
شاہ صاحب قبلہ محدث الوری دامت برکاتہم کی شان اقدس  
میں بہت گستاخانہ مضامین تحریر کر رہے ہیں جس سے  
اہل اسلام کے دلوں کو سخت صدمہ ہو رہا ہے مسلمانانہ  
ہندوستان حضرت علامہ الوری سے شاہ صاحب ظہیر  
العالی کے علم و ورع پر اعتماد کلی رکھتے ہیں۔ اور  
ہمیں ذاتی طور پر بتا رہے ہیں کہ حضرت قبلہ مولانا صاحب  
ممدوح فرائض مفتی ادا فرماتے ہیں رعایت نہیں فرماتے  
اور یہی عالم دین کا منصب ہے۔ اگر زمیندار کسی حکم  
شرع کے تحت میں آتا ہے تو اسے فوراً اپنی  
اصلاح کرنی چاہیے۔ حضرت مولانا کی شان میں  
گستاخیاں کر کے کیوں مسلمانوں کی دل آزاری  
کرتا ہے۔ اگر زمیندار اخبار نے اپنا یہ طرز نہ چھوڑا  
تو ضرور مسلمانانہ ہندو اس کا مقابلہ کرنا چاہیے۔  
ہمارے عقیدہ میں اخبار زمیندار کی یہ حرکت فحشاء  
اسلام کو سخت صدمہ پہنچاتی ہے۔

(عنایت محمد خاں غوری قادیان رضوی غفرلہ  
جائنت سیکرٹری انجمن خفیہ ضلع فیروز پور۔ جنرل  
سیکرٹری انجمن معین الاسلام چھاؤنی فیروز پور)

فیروز پور چھاؤنی میں

## جشن عید میلاد

خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم  
حسب مہول امسال بھی فیروز پور چھاؤنی میں دیدار  
جناب خان محمد خاں صاحب صدر انجمن معین الاسلام

دعا جزا دکان فدا لئے ملت خالصا حب نشی نذر محمد خاں  
صاحب غوری قدس سرہ الغوری جشن میلاد تھا  
تذکرہ اہتمام سے منایا گیا۔ چھاؤنی پبلشن۔ رسالہ  
شہر بسیات کے ذی اشرا اور ممتاز معززین نے  
شریک جشن ہو کر رونق کو دو بالا کیا۔ حضرات خفا  
لئے متعدد قرآن کریم ختم کئے جنکا ثواب حضور حضرت  
آقا نے دو عالم مولانا کے عظیم تاجدار مدینہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح کو پہنچایا گیا۔ عید  
چین نعت نے اپنی سری آواز سے حاضرین کو متحرک  
کیا۔ حضرت مولانا مولوی حسین محمد صاحب ظہیر  
نے اپنی تقریر دلپذیر سے حضار مجلس کو متعین  
فرمایا۔ مجلس میلاد کا اختتام تقریباً ۱۲ بجے درود  
وسلام کے ساتھ ہوا۔ اور بعدہ فیروز پور کے شہر  
بزرگ قوم فدا لئے ملت خالصا صاحب خان نذر محمد  
خان غوری مرحوم و مغفور کے لئے دعا لئے منفرت  
مانگی گئی۔ قبلہ خالصا صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کا  
وصال ۱۸۔ محرم ۱۴۰۸ھ کو ہوا۔ بعد ختم تمام  
حاضرین کو پرکھت کھانا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس  
خلوص کو اور زیادہ ترقی عطا کرے۔ آمین۔

مسلم سکاؤٹ فیروز پور چھاؤنی کی شرکت جشن  
نے خوب رونق کی مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
وہ ان اسلامی نوجوانوں اور رضا کاروں کو مزید  
خدمت اسلامی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(راقم۔ عنایت محمد خاں قادیان رضوی غفرلہ  
جنرل سیکرٹری انجمن معین الاسلام فیروز پور چھاؤنی)

عید گاہ شہر فیروز پور میں انجمن خفیہ ضلع فیروز پور  
کے اہتمام اور اس کے قابل صدر جناب خان محمد  
نواز خان صاحب بیرسٹریٹ فیروز پور کی حسن  
انتظام سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
آگہ وسلم نہایت شان و شوکت کیساتھ منایا گیا  
اگرچہ بوجہ سیلاب وطنی اب حضرات علی  
گرام ہندوستان سے تشریف نہ لاسکے۔ تاہم  
کام نہایت خوش اسلوبی سے سر انجام ہوا۔

دو بجے کے قریب چھاؤنی فیروز پور سے عالیجناب  
خان عنایت محمد خاں صاحب غوری رضوی جنرل  
سیکرٹری انجمن معین الاسلام و جائنت سیکرٹری

انجمن خفیہ ضلع فیروز پور کی نگرانی میں "مسلم سکاؤٹ"  
کے اراکین اور رضا کار جو کہ قریباً ایک سو کے قریب  
تھے۔ طلبہ گاہ میں آئے۔ تمام شہر میں گشت  
لگاتے اور لغو آئے تکبیر سے درو دیوار کو ہلاتے رہے  
انجمن خفیہ ضلع فیروز پور نے مسلم سکاؤٹ کی آؤپر  
اس کے تمام اراکین و رضا کاروں کی ٹھنڈے  
شربت سے تواضع کی۔ اور قبل نماز عصر شہر کے  
سینکڑوں مسلمان اپنے بزرگ قوم خان محمد نواز خان  
صاحب صدر انجمن مذکور کی معیت میں مسلم سکاؤٹ  
کو شہر کے باہر تک چھوڑنے گئی۔ جہاں صاحب  
انجمن کی سلامی اتاری گئی اور مسلم سکاؤٹ دستہ جلوس  
کی صورت میں غوری منزل میں گئے جہاں پر انکی  
چائے و فیرو سے تواضع کی گئی۔

(راقم دبیر انجمن خفیہ ضلع فیروز پور)

## فتاویٰ

(۱) تمباکو کھانا پینا حلال ہے یا حرام؟ اور اس  
بچا کیا ہے؟

(۲) دتروں کی جماعت میں حنفی المذہب فاضل المذہب  
کی اقتداء کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) اس ملک کی مساجد میں ذمائی گز لانی اور  
ڈیڑ گز چوڑی اور ایک گز گہرے حوض ہوتے ہیں۔ یہ  
لوگ اسی میں وضو کرتے ہیں۔ آیا حنفی المذہب کا اس  
سے وضو ہوگا یا نہیں جبکہ اس کے سوا حوض نہیں؟  
(۴) زیلے چٹانی نہ ہونے کے باعث زمین پر نماز  
پڑھی۔ اور مسجد کی جگہ ایک چھوٹا رومال ڈال لیا۔  
بعد نماز ایک صاحب نے کہا کہ آپ کو پیروں کے تلے  
رومال ڈالنا چاہئے تھا۔ یہ نے جواب دیا کہ مذہب  
حنفی میں مسجد کی جگہ ہونا چاہیے۔ آیا یہ صحیح کہتا  
ہے یا وہ غیر شخص؟

(۵) قبروں کو پختہ بنانا کیا ہے؟

(۶) عورت کو غیر مردوں کا جو ٹھکانا کیا ہے؟

(۷) رمضان شریف کے اخیر جمعہ کو قضا کے عمری  
پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

(۸) اگر حنفی مذہب شافعی مذہب کے پیچھے نماز پڑھے  
اور آمین بالجہر کہے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

(۹) اگر حنفی مذہب شافعی مذہب کے پیچھے نماز پڑھے  
اور آمین بالجہر کہے تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟



(۹) ایک شخص کا اصلی نام عبداللہ ہے جب وہ دوسرے میں گیا تو اپنا نام غلام ظاہر کر کے وہاں نکاح کیا جب شہر کو واپس آیا تو اصلی نام عبداللہ ظاہر کر کے نکاح کیا تب سے یہ نہیں؟

(۱۰) زید نے عیسائی عورت سے عیسائی طریقہ پر نکاح کر لیا اور زید اپنے مذہب کی اور زید اپنے مذہب کے مطابق نکاح کیا اور اس طرح نکاح ہوا یا نہیں؟ اور اگر کسی مذہب میں شمار ہوگی؟ (۱۱) زید نے غیر ملک میں اس ارادہ سے نکاح کیا کہ جب یہاں سے جاؤنگا سے طلاق دے جاؤنگا۔ ایسا نکاح درست ہو یا نہیں؟

(۱۲) زید شکار کو گیا تھا۔ کہ جنگل میں ایک عورت سے ملاقات ہوئی اور ایک دوسرے پر مائل ہوا اور ان کو خواہش شادی ہوئی۔ شہر دور ہے جنگل میں تھی اور آدی نہیں۔ غلبہ شہوت ہے۔ ایسی صورت میں کریں؟

(۱۳) ایک مسلمان عورت نے ایک کافر کے ساتھ بادی کی زندگی بھر وہ عورت اپنے کو مسلمان سمجھتی رہا اور اس کے عہدہ اس سے ملتے رہے جب وہ مری اس کا فرشتہ ہر نے مسلمانوں کو بلا کر اس کو تجہیز و تکفین کر کے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا۔ آیا عورت مسلمان تھی؟ اسے اہل اسلام کے طریقہ پر دفن کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے تھا یا نہیں؟ اور ان مسلمانوں کو کیا حکم ہے جنہوں نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور تجہیز و تکفین کی۔

(۱۴) غلام احمد قادیانی کی چرندی کرنے والے پر شرعاً کیا حکم ہے؟

(۱۵) زید مال تجارت لیا کر دوسرے شہروں میں بیچا ہے اور ہر شہر میں بلا نیت اقامت دیں پانچ روز رہتا ہے۔ نماز قصر کرے یا نہیں؟

(سوالات مرسلہ غلام رسول خادم الحداد بانیگی جاوا)

## الجواب

(۱) تمنا کو کھانا پینا مباح ہے مگر ترک اولی ہے۔ اس کی حرمت پر کوئی دلیل قائم نہیں اور خرید و فروخت بھی اسکی صحیح ہے۔ کمافی الدر المختار و رد المحتار۔

(۲) حنفی کو شافعی کے پیچھے و تر پڑھنا صحیح ہیں جبکہ

امام سے کوئی مفید نماز حنفی سرور نہ ہو مگر حنفی قیامی میں سلام نہ پھیرے اور مطلق و ترک نیت کرے۔ نہ وتر واجب کی۔

(۳) حنفی کو ایسے حوضوں سے جو وہ درود سے کم ہوں اور وضو کا مستعمل پانی ان میں گرتا ہو اور غیر مستعمل پانی کا اس پر غالب ہونا معلوم نہ ہو۔ وضو نہ کرنا چاہیے۔ ہاں اگر غیر مستعمل پانی کا مستعمل پانی پر غالب ہونا معلوم ہو یا مستعمل پانی ان میں نہ گرتا ہو تو ان سے وضو کرنے میں حرج نہیں۔

(۴) اگر زمین پاک ہو تو نہ سجدہ کی جگہ رومال ڈالنے کی ضرورت۔ نہ قدم کے نیچے کچھ بچھانے کی حاجت۔ ویسے ہی اس پر نماز جائز ہوگی۔ اور جو زمین نجس ہو تو قدم و سجدہ کی جگہ کپڑا وغیرہ پاک چیز ہونا ضروری ہے۔ بغیر پاک چیز بچھائے نماز ناجائز کہ طہارت مکان نماز کے لئے شرط ہے اور وہ کم از کم جائے سجدہ و قدم ہے۔

(۵) بلا ضرورت قبر کو پختہ کرنا منع ہے۔ اور بضرورت جائز ہے۔

(۶) عورت کو غیر مرد کا جو ٹھکانا سکروہ ہے۔ (۷) بعض کتب میں نماز قضا مری نظر سے گزری ہے مگر اس کی صحت میں کلام ہے۔

(۸) نماز ہو جائیگی۔ آمین کہنا اور آہستہ کہنا سون ہے۔ نہ مفید نہ مضر مگر حنفی کو آہستہ آمین کہنا چاہیے۔ (۹) نکاح درست ہے۔ نام بدلنے سے اس میں کوئی خرابی نہیں آئیگی۔

(۱۰) آجکل کے نصرا سے نکاح منوط ہے۔ خصوصاً ان کے طریق پر۔ اور برقعہ پر صحت نکاح اولاد خیر الاولاد کے تابع ہوگی یعنی مسلمان کے۔ (۱۱) درست ہے۔

(۱۲) ایسی صورت میں لا حول پڑھ کر جدا ہو جانا چاہیے کہ اجنبیہ عورت سے خلوت میں ملاقات کرنا اس کے ساتھ بیٹھنا بات چیت کرنا حرام ہے چہ جائیکہ حد شہوت کو پہنچے۔ اور بنظر شہوت ایک دوسرے کو دیکھے۔

(۱۳) مسلمان عورت کی کافر کے ساتھ شادی کیے۔ یوں کہنا چاہیے کہ عمر بھر زنا کرایا۔ مگر چونکہ زنا کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا ہے۔ لہذا اگر وہ

عورت واقعی مسلمان تھی۔ تو اسے اسلام کے طریقہ پر تجہیز و تکفین کر کے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے۔

(۱۴) قادیانی اور اس کے تمام پیلے پیرو یقیناً کافر ہیں۔ ان کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے۔

(۱۵) دس پانچ روز کسی شہر میں رہنے سے نماز قصر کرنے کا حکم ہوگا۔ تا وقتیکہ کسی شہر میں بندہ روز نماز شہر لے کر نیت نہ کرے۔ اور وہ شہر اس کے اصلی شہر سے مسافت قصر پر ہو۔

مسئلہ خریدار الفقہ نمبر (۱۶۸۵)

ایک امام مسجد کے گھر میں بے نکاحی عورت ہے۔ اس کا شوہر موجود ہے۔ امام صاحب کے اس عورت سے چار لڑکے دُلہا کیا ہیں کیا امام مذکورہ اور انکی اولاد کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب۔ امام مذکور فاسق فاجر ہے۔ اور فاسق معین کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداء ہوتی ہے اور ان کی اولاد اولاد الحرام ہے۔ اور الزنا کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہیہ ہوتی ہے۔ جو مسلمانوں کو ایسے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا اسے امام نہ بنانا چاہیے۔ اور جب تک وہ اس عورت کو اپنے پاس سے علیحدہ نہ کرے اور توبہ نہ کرے۔ ان سے میل جول ترک کرنا چاہیے۔

مسئلہ احمد بخش بڑا بازار کلکتہ

ہمارے محلہ کی مسجد کے قریب ایک شخص غلام فاروقی سلسلہ کا ہے۔ اور مسجد میں اذان ہو جانے کے بعد اپنے مریدوں کو گھنٹہ بجا کر نماز کے لئے بلاتا ہے اور اس گھنٹہ گھر میں نماز پڑھتا ہے جب لوگ منع کرتے ہیں تو کہتا ہے کہ کیا ہم سنت رسول اللہ کو چھوڑ دیں اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

جواب۔ شخص مذکور مفتری و کذاب ہے۔ کہ نہ کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز کے واسطے جمع کرنے کے لئے گھنٹہ بجوایا اور نہ کسی صحابی نے بجایا۔ اس کا یہ فعل بدعت اور جماعت سجد چھوڑ کر گھر میں جماعت کرنا تفریق و تغلیل و مخالفت جماعت اور گناہ کا باعث ہے۔

مسئلہ عبدالغفور از مخبول ضلع شاہ آباد۔

زید نے ایک لڑکی مسمیٰ ہندہ پرورش کی اور بعد از



سلطان احمد خان بریلوی مفتی (مد)

## دہلیوں کا چرغا

غازی مصطفیٰ کمال پشائیدہ اللہ نے جب یونانیوں سے سرنا بڑو شمشیر واپس لیا تھا۔ ہندوستان کے ہر گوشہ میں شہروں اور دیہات میں خوشی منائی گئی تھی اور چرغاں کیا گیا تھا بعض دہلیوں نے بھی اس خوشی میں شرکت کی۔ مگر دہلی علماء نے اس پر اٹھنا ناراضگی کیا اور اسے سخت ترین بدعت اور اسراف بتایا ہم اس کے جواز و عدم جواز پر بحث نہیں کرتے اور نہ ہی اس وقت اس کی ضرورت ہے۔

نجدی شیا طین نے مکہ معظمہ پر تسلط حاصل کیا۔ طائف کے غیر سرکاری باشندوں کو بے دریغ تہ تیغ کیا۔ تمام شہر کو لوٹ لیا صحابہ کرام کی قبروں کو منہدم کیا۔ کئی کوئی مقابلہ کرنا والا نہ تھا۔ وہ دانا آگئے۔ اور کئی بعض شہر ہندوستان کے لیڈروں نے ان کی ایک صدی کی جاثقوں، قدار یوں اور بغاوتوں کو محض اس لئے نظر انداز کر کے کہ شریف حسین کی مخالفت پر تھے ان شیا طین کی کامیابی پر خوشی منائی۔ اور ۳۱ اکتوبر کو جلوس نکالے۔ مات کو چرغاں کی تجویز کی۔ لیڈروں کے حکم کو خدائی حکم سمجھنے والے حقاہ کی توکاس میں کٹرے مگر تعجب یہ ہے کہ دہلیوں نے چرغاں میں زیادہ حصہ لیا۔ اور مکانات کو بے قدر و قدر حقیقت بقعہ ظلمت بنایا۔

سوال یہ ہے کہ قبروں کو منہدم کرنے اور طائف کے امن پسندوں کو قتل اور ان کے مال و اسباب کو لوٹنے کا حکم تو شاید خیال ایڈیٹر اہل حدیث فرض و واجب ہو اور اس کی تائید کسی صحیح حدیث سے ہوتی ہو مگر دہلی چرغاں جو سمرنا کی فتح کی خوشی میں ہوا تھا کیوں بدعت اور اسراف تھا۔ اور اب نجدی بے دینوں باغیوں کی کامیابی پر کس طرح فرض واجب یا سنت مستحب ہو گیا؟ امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اہل حدیث اس پر کوئی برہن کتاب و سنت سے پیش کر کے دہلیوں پر سے اقراض کو اٹھا دیں گے شاید ان کے نزدیک نصاریٰ پر مسلمانوں کی فتح سے خوشی کرنا جائز ہو

میں آیا وہ درج کیا گیا۔

(صفحہ ۲) نئے فتنہ کا جو انداد کیا گیا تو خوب کیا جزاک اللہ تعالیٰ۔ تقویۃ الایمان کے رد میں جو کتابیں بتائی گئی ہیں ان میں سجن البوج بھی شامل میں لائی گئی ہے۔ واضح ہو کہ یہ کتاب امر کان کذب باری کے رد میں ہے نہ کہ تقویۃ الایمان کے رد میں (صفحہ ۳) کیا مولوی اسماعیل دہلوی شہید ہیں؟ جواب۔ اسماعیل قلیل کہنا چاہیے۔ نہ کہ شہید۔ کیونکہ اس صفت کا آدمی شرعاً واجب القتل ہے پھر اس کو شہید کیسے کہہ سکتے ہیں۔

حکایت یہ جب اسماعیل مذکور کی خبر قتل دہلی میں آئی تو شاہ نصیر نے جو مشہور شاعر تھے۔ ایک غزل تصنیف کی جس کے دو شعر یہ ہیں۔

کلام اللہ کی صورت ہو ا دل انکا سپاہ  
نہ یاد آئی حدیث انکو نہ کوئی نص قرآنی  
برن کی طرح میدان دغا میں چو کڑی بھولے  
دو شعلہ سے گر چہ تھے بنے شیر نیسانی

(صفحہ ۴) مرزائی کو جہا میر کا بل لئے مڑائے سنگسار دی۔ پھر پھر کے مسلمانوں نے جو جملہ کیا بہت اچھا کیا شکر ہے کہ کابل میں مذہب کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ امیر کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ایک بد مذہب کو سزا دی۔ مرزائی ضرور اس سزا کا مستوجب تھا۔ کیونکہ شرع شریف کا حکم ہے کہ مرتد کو تین دن مہلت دی جائے۔ اس حد میں جو شکوک ہوں انکو سمجھ کر اگر اپنی بدی سے باز آئے تو خیر ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ ہر ایہ میں ہے۔ اذا ارتد المسلم

عن الاسلام والعیان باللہ عرض علیہ الاسلام خان کانت لہ مشبہۃ کشف عند فی مجلس ثلثۃ ایام خان اسلام والاقتل۔ یعنی عاذاً اگر کوئی مسلمان اسلام سے پھر جائے تو اسلام لانے کو کہا جائے اور جو کچھ اس کو مشک و شبہ گذرا ہو۔ اسکو دور کر دیا جائے اور اس وجہ سے اسکو تین دن حوالات میں رکھا جائے پس اگر مسلمان ہو جائے تو قہراً در نہ قتل کر دیا جائے۔ فقط۔

(صفحہ ۵) سوال نمبر ۶۔ ہندوستان ابوقت دار الحرب ہے یا دار السلام؟ جواب۔ دار الحرب ہے نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ در اقام الحروف از اول تا آخر

اسکا نکاح اپنے ایک ملازم سے کر کے کیا۔ بکرنے کیچھوڑ لیا۔ ہندو کو اپنے گھر لیا کیا تصد کیا۔ ہندو نے بخوف زید اپنے شوہر کو کیا تہہ جانے سے انکار کیا تو بکر ہندو اور زید کو بلا خبر کھینچ لایا گیا۔ پھر زید مر گیا اور زید کے گھر والوں نے ہندو کو نکال دیا۔ اب ہندو بہت مجبور و پریشان تکلیف میں ہے۔ دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔ اور بکر اسکا شوہر سات آٹھ برس سے لاپتہ ہے۔ نہ معلوم زندہ ہے یا مر گیا۔ کیا ہندو اس صورت میں دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے؟ جواب۔ حنفی مذہب میں ہندو دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ تا وقتیکہ اس کے شوہر کو مفقود و انجبر ہو نہ ہو۔ سال نہ گزریں جب شوہر میں گزر جائے تو اس پر احکام موت شہر عا جاری ہوں گے اور اسکی عورت عدت و فوات پوری کرنے کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی۔ شہر سال سے پہلے اگر نکاح کرے گی نکاح نہ ہوگا۔ حرام و زنا ہوگا اسے چاہیے کہ اپنے ادا دے سے باز رہے اور محنت مزدوری کر کے اتنے روٹے بسر کرے۔

مسئلہ غلام علی از علیہ سید اں زید اپنے چچے کو وہ روپیہ کا نفع ڈاکخانہ سے فیکر تھا جوں کو دیدیتا ہے اپنے خرچ میں نہیں لاتا۔ لوگ اسے بھی ناجائز و سود بتلاتے ہیں۔ کیا یہ نفع سودی؟ جواب۔ اگر یہ نفع بہ نیت سود لیا جائے تو حرام ہوگا۔ ورنہ جائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ فقیر حشمت علی سنی حنفی بریلوی

سوال۔ ایک شخص مذہب قادیانی والے نے نکاح زوجین منینوں کا پڑا۔ آیا وہ نکاح پڑا ہوا مذہب اہل سنت و جماعت میں جائز ہے یا کہ قابل نسخ؟ (سائل کے از خریداران الفقہ کوٹ مومن منیل سرگودھا) جواب۔ جب ایجاب قبول طریق سے ہو گیا تو نکاح ہو گیا۔ مگر قادیانی سے نکاح نہیں پڑا ہونا چاہیے۔

## الفقیہ پر ایک نظر

الفقیہ مملوہ ۶۔ ربيع الاول ۱۳۳۳ھ جو معانیہ کیا تو مضامین ذیل کے متعلق جبراً اتم الحروف کے علم



(۳) حسب ذیل اشخاص نے برضا و رغبت خود دفتر انجمن خدام الصوفیہ میں آکر اسلام قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے۔

نام سابق قوم اسلامی نام  
مقصود داس ہندو برہمن مقصود علی  
رام دیال ہندو عبد الکریم  
روگناتھ محمد رشید

حسب ذیل نام تبدیل کئے گئے۔

چھو علاقا ایٹ ظہور احمد  
پہچتی غلام رسول  
سمات جنگو سمات زینب

دسم، ٹونڈلہ میں عظیم الشان جلسہ

آریہ سماج نے ہندوستان کے ہر گوشہ میں اپنا زہریلا اثر پھیلا رکھا ہے۔ چنانچہ ٹونڈلہ میں بھی آریوں نے لیکچر دینے شروع کر رکھے ہیں مسلمان شیخ مولابخش صاحب مینیجر اسلامیہ سکول و جناب سلیمان بخش وغیرہ نے اپنے مسلمان بھائیوں کی ہدایت و اصلاح کی غرض سے مؤرخہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو ایک عظیم الشان جلسہ قائم کیا جس میں اہل ٹونڈلہ کی درخواست پر دفتر انجمن خدام الصوفیہ کی جانب سے مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب انکپٹر داس ونشی نصیب خاں صاحب کن فدا انجمن ہذا کو روانہ کیا گیا جلسہ ہذا قریب نو بجے شب کو شروع ہوا۔ اول منشی نصیب خاں صاحب نے قرآن پاک تلاوت فرما کر نعت خوانی فرمائی جس سے حاضرین جلسہ نہایت محفوظ ہوئے۔ زماں بعد مولوی رحمت اللہ خاں نے صداقت اسلام پر وعظ فرمایا اور کل مذاہب باطلہ کا مقابلہ کر کے اسلام کی سچائی اور خوبیاں ثابت کیں اور حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے محارم و محاسن و فضائل اخلاق اس خوبی سے بیان فرمائے کہ عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم زار زار رو رہے تھے۔ قریب ۳ گھنٹہ وعظ ہوتا رہا مگر مولانا صاحب کے وعظ پر اثر سے لوگ استغراق و غور ہوئے کہ اگر تمام شب بیان ہوتا رہتا تب بھی سہی نہ ہوتی۔ مولانا نے تمام مسلمانوں سے ساز کی یا بندی پر ہاتھ اٹھوائے اور آئندہ کیلئے ہمد لیا اور دعا مانگی اور پھر

انجمن کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں اور لوگوں کو غلطی میں ڈالنے کے لئے کسی کوشش سے باز نہیں آتے۔ مگر خدا کے فضل سے انجمن کی مساعی کامیاب ہوتی چلی آتی ہیں۔ اور تمام مسلمان اسی کی حد پر لبیک لکارتے چلے آتے ہیں۔ اور عاصدوں کی کوششیں ناکام ہیں۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو توفیق دے کہ وہ اس نیک کام میں رخنہ اندازی سے باز آئیں۔

آمین

(مولوی) محمد عمر نیسی نائب ناظم مدرسہ انجمن المہنتہ و جماعت مراد آباد

## آفتاب اسلام کی ضیاء باریک

انجمن خدام الصوفیہ کی مساعی جلیلہ

۴۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو حسب ذیل تین عیائوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب بنذ اقبال مولانا مولوی حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب علیپوری مظلہ العالی کے دست مبارک پر سابقہ مذہب سے توبہ کر کے سچے دل سے اسلام قبول کیا۔

نام سابقہ عمر اسلامی نام  
سمات جاکم بی بی ۲۲ سال سمات زینب  
اللہ دتہ ابن ولی داد ۱۶ سال نور محمد  
اللہ رکھا این کالو ۷ سال محمد الدین

(۵) پیر حیات محمد صاحب سیالکوٹی ایک برگزیدہ و جلیل القدر شخص ہیں۔ آپ اعلیٰ حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب محدث علی پوری مظلہ العالی کے خلیفہ مجاز ہیں۔ آپ ہمیشہ تبلیغ اسلام کے کام میں حصہ لیتے رہتے ہیں چنانچہ حال ہی میں منشی امام الدین صاحب نعت خوان اطلاع دیتے ہیں کہ موضع سادہ ہو چک ضلع لاہور میں آپ کے اکتوبر پر دو اشخاص نے سابقہ مذہب سے توبہ کر کے ۲ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو اسلام قبول کیا اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے۔

موجودہ اسلامی نام  
محمد الدین  
سمات رحمت بی بی  
نام سابقہ نام  
سکری  
سمات رحیمی

بے دینوں کی کامیابی ایک مسلمان پر خوشی اور ناں کہ فریق کرتی ہو۔ بجا نیک شریف صرف چار سال رکوں کا بامعنی ہوا اور نجدی شیاطین پوری ایک صدی دیکھیں اہل حدیث ہیں اس کا کیا جواب نکلتا ہے۔

## ضلع مراد آباد میں بیداری کی ایک کڑی

انجمن اہل سنت و جماعت مراد آباد نے جبے جاتے منائے مصطفیٰ کے وفد کو دعوت دی ہے۔ ضلع مراد آباد میں بیداری کے آثار نمایاں ہو گئے۔ انجمن کی طرف سے بیان اور پراثر تقریر کر نیوالے واعظ روزانہ تقریر کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو ان کی ضرورت معاش معاد اور تجارت و صرفت کی طرف توجہ دلا رہے ہیں مسلمانوں کا علی مذاق درست کرنے کے لئے مؤثر و کار آمد عملی تماریر اختیار کی جا رہی ہیں مسلمانوں کو برائے مرتع سے بچایا جاتا ہے جس میں ہندو مسلم صادم کا ادنیٰ خطرہ بھی ہو۔ ساز و بکثرت ہو گئے ہیں سب سے بھری نظر آتی ہیں۔ لام لیلہ کے موقع پر مسلمان اہل علیہ رہے۔ اور شاؤدنا دہری کوئی مسلمان سہرے میں گیا ہو تو گیا ہو۔ اب آریوں کے جلسے ہونے والے ہیں۔ ان میں بھی مسلمانوں کو جاننے سے روکا گیا ہے۔ شہر میں شبینہ مدرسے کھولے جا رہے ہیں جس میں بلحاظ سن و سال ہر عمر کے خواندہ و ناخواندہ مسلمانوں کو مسائل دینی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی منازعتیں اور باہمی مناتے صلح و صفائی کے ساتھ دور کے جارہے ہیں۔ اور انجمن کی کوششوں سے ایسے لوگ جن میں مقدمہ بازی طول پڑ چکی تھی خدا کے فضل سے ہم متحد ہو چکے ہیں۔ دیہات میں انجمن کے انسپکٹر دورہ کر کے سرعت کے ساتھ مدرسے جاری کر رہے ہیں غرض ضلع مراد آباد میں خدا کے فضل سے بیداری اور کامیابی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ افسوس ہے کہ بعض حامد لوگ ایسے ضروری کام میں بھی ڈرتے، ڈکا کر

کہ جلسہ خیر و خوبی ختم ہوا  
(امام بن محمد حفیظ الدین ناظم انجمن خدام الصوفیہ آگرہ رکا لکھن)



# شاندار اسلامی لب

القصيد الیوسفیہ { شائع نے پہلے قصیدہ غوثیہ کو لکھا ہے بعد میں ہر ایک شعر کی  
تفاری { پوری شرح کر دی ہے۔ اور شائع نے دلائل سے ثابت  
القصيد الغوثیہ { کیا ہے۔ کہ یہ تصبیہ حضرات پران پر قدس سرہ العزیز کا  
بے لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ خوشنما کاغذ نہایت عمدہ۔ قیمت ۸۔  
فیصلہ علم غریب { اس چوتھے سے رسالہ میں نہایت چمکانہ اور مفید فیصلہ  
ضروری مسائل رمضان المبارک { روزے کی فضیلت اور کیا اور رمضان  
بے گئے ہیں۔ ۲۔

الکتاب المجید { اس میں تمام دنیا کے دابیوں کے اعتراضات کا جواب عقلی و  
فی وجہ التقید { عقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ کتاب قابل دید اور عمدہ ہے  
روضة الانبیاء یعنی { اس میں تمام انبیاء علیہم السلام یعنی آدم سے تا رسول اللہ  
قصص الانبیاء { صلعم اور رسول اللہ صلعم کے بعد تمام جنگوں کا ذکر  
تفصیل وار مدح حالات امام احمد حنبل تک درج ہیں  
قابل دید۔ قیمت ۸۔

تذکرۃ الاولیاء اردو { اس مبارک کتاب میں بڑے بڑے اولیاء کرام کے  
مفصل سوانح زندگی اور حالات مبارکہ درج ہیں  
جسکی مفصل کیفیت دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے قیمت ۸۔  
اردو لغات فیروزی { اس میں تمام اردو کے الفاظ کے معانی انگریزی کشتریوں  
کی مانند درج ہیں۔ نہایت عام فہم اور آسان ہے  
حجم ۱۰۵۰ صفحات قیمت ۸۔

عربی لغات فیروزی مکمل { جس میں عربی الفاظ کے معنی اردو زبان میں  
درج اور اردو الفاظ کے عربی زبان میں لکھی  
ہوئے اور الفاظ عربی کی ترتیب بالکل  
(جلد اول)  
انگریزی کشتریوں کے موافق دی گئی ہے تاکہ  
ہر ایک کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۸۔

لغات القرآن { اس میں قرآن  
ی نہایت دقیق  
لغات القرآن { کے ساتھ بترتیب حروف تہجی بیان کی گئی ہیں شروع میں  
حرف و نحو عربی کی مختصر مگر جامع اصول و قواعد بھی درج کر دیے گئے ہیں۔ اردو خوان اصحاب  
بغیر ہر دستہ کے عربی زبان سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں قیمت عام۔

گلدستہ مناقب غوثیہ شریف { یہ رسالہ پنجابی زبان میں نہایت  
لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کیا  
گیا ہے۔ قیمت ۲۔

مسائل الزکوٰۃ { مسئلہ زکوٰۃ کی تحقیق نہایت شرح و بسط سے اس کتاب میں  
درج ہے۔ قیمت ۲۔

اسماء الحسنیٰ { اس میں باری تعالیٰ کے ناموں کے خواص و برکات کی  
تفصیل بہم اللہ شریف اور دیگر اورداد اور وظائف کی حلا  
تعدیلات نامہ درج ہیں۔ نہایت قیمتی کتاب ہے۔ قیمت ۲۔

تحقیق گوشت خوری { اس میں آریہ و دیگر ملحدین کے اعتراضات کا جواب  
قرآن و حدیث و ادراغہ سے نہایت مفید و عمیق تحریر  
معہ مسئلہ قربانی گائی { کیا گیا ہے۔ نامطرح فور سے پڑھیں ۲۔

ترغیب الحج والزیارہ لحصول الاجر والا فادۃ { مع تاریخ مدینہ منورہ منقول  
نظام خیر الانام لحفظ { اس میں ان تمام قوانین اسلام کا ذکر و تحریک ہے  
میں کیا گیا ہے جن پر عمل کر کے اہل اسلام اپنے  
الحفاظۃ والاسلام { مذہب ملت اور خلافت کو انبار کی دستبرد سے بچا  
ہیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایک عالمگیر نظام کے ماتحت جمع ہو کر دنیوی و دینی کام کر سکتے ہیں  
قابل دید کتاب ہے۔ ۸۔

رسالہ سعیت { اس رسالہ میں بدلائل شرعیہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہجرت مروجہ ایک  
سختن طریقہ ہے بخلافین کو دکان شکن جواب بھی گئی ہیں ۳۔  
فیض ربانی و شرح دعاء سریانی { پنجابی نظم میں نہایت عمدہ شرح کی گئی  
۳۔

سوانح حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی { مترجم مولانا مولوی محمد فضل خان  
صاحب جگہ نگار دہلوی ۳۔  
مجموعہ اقاد و القرآن فی الحقوق لشوان { محدث کے حق میں حدیث اور  
اس کیساتھ گزراں کر لکھے گئے ہیں

فتاویٰ { مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی  
قدس سرہ نے چند اشخاص کے سوالوں کا جواب تحریر فرمایا ہے ۳۔  
نیر عروہ { اس رسالہ  
شائقین کے لئے مفید ۳۔

کرشمہ قدرت { ایک دیوبندی دہلوی کے افانہ جہت کا جواب میں علماء اہل  
کا نام لیکر فراموشی سے گالیاں دی ہوئی ہیں اسکا جواب سوم  
کرشمہ قدرت مصنف مولانا مولوی محبوب صاحب نقشبندی احمد آبادی نے لکھا ہے ۸۔  
القول السدید فی اثبات التقیید { بحث تقیید میں بے فیض ہے ۳۔

تمام کتابیں اپنے اپنے پتہ پر مینجر اخبار الفقیر امرتسر (پنجاب)